صحیح حدیث پر عمل کرنا فرض ہے

شیخ الحدیث ابوانس محمد یحییٰ گوندلوی
شارح ترمذی و ابن ماجہ

یہ بات بلاریب ہے، جس میں کوئی شبہ نہیں، بلکہ تمام اصحاب العقول کا اتفاق ہے کہ رسول اپنی قوم کی طرف اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ جو تبلیغ و رسالت کے عظیم منصب پر من جانب اللہ مامور ہوتا ہے۔ وہ انہی احکام کی تبلیغ کرتا ہے، جو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیے جاتے ہیں۔

﴿یایھا الرسول ما بلغ من انزل الیک من ربک﴾ (المائدہ۶۷)

''اے نبی آپ لوگوں تک پہنچا دیں جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اس حکم کی تعمیل میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، بلکہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا تھا اسے بکمالہ لوگوں تک پہنچایا اور واضح کیا کہ میرا یہ پیغام اور دعوت میری اپنی طرف سے نہیں، بلکہ میں تو مامور من اللہ ہوں۔

﴿ان اتبع الا ما یوحی الی﴾ (الانعام۵۰)

''میں تو صرف وحی کی پیروی کرتا ہوں۔''

مشرکین نے آپ سے معجزات کے ظہور کا تقاضا کیا تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿قل انما اتبع ما یوحی الی من ربی﴾ (الاعراف۲۰۳)

''کہہ دو میں تو اس کی پیروی کرتا ہوں، جو میری طرف میرے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔''

لہٰذا تمہارا مجھ سے معجزات کے ظہور کا مطالبہ کرنا درست نہیں، کیونکہ میں تو وحی کا پابند ہوں، میں نے تو اسے ہی تم تک پہنچایا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ اللہ کریم فرماتے ہیں ﴿وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی﴾ ''رسول اپنی خواہش سے نہیں بولتا، مگر وہ وحی ہے، جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے۔''

کتاب وحکمت

اب دیکھنا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جو وحی کی جاتی تھی، وہ کیا تھی تو قرآن کریم نے اس کا صراحتاً اعلان کیا ہے کہ اللہ کریم نے رسول اللہ ﷺ کی طرف کتاب وسنت کی وحی کی ہے، اللہ کریم فرماتے ہیں ﴿وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمة﴾ (النساء۱۱۳) ''اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکمت کو نازل کیا۔''

کتاب وحکمت کی تعلیم ہی رسول اللہ کا منصب تھا اور اس کو رسالت سے تعبیر کیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین﴾ (آل عمران۱۶۴)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں پر احسان کیا جب اس نے ان میں ان کی جانوں میں سے ہی رسول بھیجا۔ وہ ان پر آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، اگرچہ وہ اس سے پہلے واضح گمراہی میں تھے۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا ﴿ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین﴾ (الجمعہ۲)

''وہی اللہ جس نے ان پڑھ لوگوں میں ان میں سے ہی ایک رسول بھیجا وہ ان پر اللہ کی آیات پڑھتا اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اگرچہ وہ اس سے پہلے شدید گمراہی میں تھے۔''

ان تمام آیات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر کتاب وحکمت کا نزول کیا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم کو رسول اللہ ﷺ کا منصب قرار دیا ہے اور کتاب وحکمت کے ذریعے ہی رسول اللہ نے لوگوں کے دلوں کا تزکیہ کیا ہے اور ان کے دلوں سے کفر و شرک کی غلاظت اور نجاست کو نکال کر ان کو حکمت اور نور سے منور کیا ہے۔ ﴿وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین﴾ کا مقتضا یہ ہے کہ جو لوگ اس سے قبل ضلالت اور گمراہی میں بھٹکتے تھے وہ اس تعلیم کو پالینے سے صراط مستقیم کے راستہ پر گامزن ہوگئے۔

حکمت کیا ہے......؟

لغات میں حکمت کا معنی ﴿معرفة افضل الاشیاء بافضل العلوم﴾ (لسان العرب صفحہ۳۲/۲۷۰)

''افضل علوم کے ذریعے اعلیٰ اور افضل اشیاء کی معرفت حاصل کرنا ہے۔''

نیز حکمت کا اطلاق علم اور تفقہ پر بھی ہوتا ہے، لیکن جب یہ لفظ قرآن کریم میں الکتاب کے ساتھ مل کر آتا ہے، تو وہاں کتاب سے ''قرآن'' اور حکمت سے ''سنت'' مراد ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے بھی اس لفظ کو سنت کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ اللہ کریم فرماتے ہیں ﴿واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمة﴾ (الاحزاب۳۴) ''اے نبی کی بیویو! تم یاد کرو جو تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت تلاوت کی جاتی ہے۔''

یہاں کتاب سے تو واضح ہے کہ قرآن کریم مراد ہے اور حکمت سے مراد یہاں صرف سنت ہے۔ علامہ

قرطبی فرماتے ہیں واذکرن کا معنی احفظن، واقرأن ہے۔ تم یاد کرو اور تلاوت کرو گویا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' تم اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کی حفاظت کرو اور یہ وہی ہے جس کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی کو حکم فرمایا ہے کہ جو تمہارے گھروں میں قرآن نازل ہوتا ہے اور جو تم نبی ﷺ کے افعال کو دیکھتی ہو اور اقوال کو سنتی ہو ان کی حفاظت کر کے لوگوں تک انہیں پہنچاؤ' تا کہ وہ بھی اقتداء کریں اور عمل کریں۔ (تفسیر قرطبی صفحہ ۱۶۷ ج ۱۴)

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں ﴿واذکرن ما یتلی ای واعملن بما ینزل اللہ تبارک وتعالی علی رسولہ فی بیوتکن من الکتاب والسنۃ﴾ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۶۳۶ ج ۳) اس آیت کا معنی یہ ہے کہ تم اس پر عمل کرو جو اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر تمہارے گھروں میں کتاب اور سنت میں سے نازل کرتا ہے اور یہ معنی بالکل درست ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ﴾ (ابوداؤد ح ۴۶۰۴' صفحہ ۲۰۴ ج ۴ طبع دار الفکر) "آگاہ رہو کہ مجھے قرآن اور اس کی مثل اس کے ساتھ دیا گیا ہے۔"

اور یہ تو ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کے معنی ومفہوم کو دوسرے لوگوں سے زیادہ جانتے تھے' کیونکہ آپ پر جیسے قرآن کی وحی ہوئی تھی' اسی طرح اس کے معنی و مفہوم کا القاء بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ان علینا جمعہ و قرآنہ ٥ فاذا قرانہ فاتبع قرآنہ ٥ ثم ان علینا بیانہ﴾ (القیامہ ۱۷ تا ۱۹) "ہم پر لازم ہے کہ اس کو (تیرے سینہ میں) جمع کریں اور اس کو تو پڑھے' جب تجھ پر (فرشتہ) پڑھے تو تو اس کی قرأت کی پیروی کر پھر ہم پر اس کا بیان ہے۔"

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں ﴿نبینہ لک ونوضحہ ونلھمک معناہ علی ما اردنا وشرعنا﴾ (ابن کثیر صفحہ ۵۷۷' ج ۴) "ہم اس کی تیرے لئے تفسیر واضح کریں گے' اور اس کے معنی کا جو ہم نے ارادہ کیا ہے تجھ پر الہام کریں گے۔"

ان آیات سے آفتاب نیمروز کی طرح عیاں ہے کہ وحی قرآن کے ساتھ اس وحی کی توضیح وتشریح بھی رسول اللہ ﷺ پر وحی کی جاتی تھی اور یہ وہی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مثلہ معہ سے تعبیر کیا ہے' معروف تابعی حسان بن عطیہ المحاربی فرماتے ہیں ﴿کان ینزل علی النبی بالسنۃ کما ینزل علیہ بالقرآن﴾ (دارمی صفحہ ۱۷' ۱۱ ج ۱) "رسول اللہ ﷺ پر سنت کا نزول بھی ایسے ہوتا تھا' جسے قرآن کا نزول ہوتا تھا۔"

معنی حکمت اور مفسرین

عام مفسرین نے بھی حکمت کا معنی سنت کیا ہے۔ معروف تابعی حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں حکمت سے مراد سنت ہے اور یہی تفسیر مقاتل بن حیان' ابو مالک اور یحیٰی بن ابی کثیر رحمہم اللہ اجمعین نے کی ہے۔ (تفسیر ابن ابی حاتم صفحہ ۲۳۷' ج ۱)

علامہ آلوسی فرماتے ہیں ﴿الفقہ فی الدین او السنۃ المبینۃ للکتاب﴾ (روح المعانی صفحہ ۳۸۷' ج ۱) حکمت سے مراد دین میں سمجھ یا سنت ہے' جو کتاب اللہ کی تفسیر کرتی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ نے کتاب کا ذکر کیا ہے' اس سے مراد قرآن ہے اور حکمت کا ذکر کیا ہے' تو میں نے پسندیدہ علماء سے سنا ہے' جو قرآن کے عالم اور ماہر ہیں' وہ فرماتے ہیں حکمت سے مراد سنت ہے اور یہی معنی زیادہ درست ہے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کا ذکر کیا ہے۔ تو اس کے ساتھ حکمت کا بھی ذکر کیا اور پھر اپنا احسان جتلایا جو مخلوق پر کتاب وحکمت کی تعلیم سے کیا' جس سے واضح ہے کہ یہاں حکمت سے صرف رسول اللہ ﷺ کی سنت مراد ہے' کیونکہ حکمت کا ذکر قرآن کے ساتھ مل کر آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت فرض کی ہے اور لوگوں پر آپ کی اتباع کو لازم قرار دیا ہے' تو یہ کہنا درست نہیں کہ یہ قول اللہ تعالیٰ کی کتاب سے فرض ہے' یا پھر سنت سے فرض ہے۔ سنت اللہ تعالیٰ کے معنی مراد کہ یہ عام ہے یا خاص ہے کو واضح کرتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکمت کو اپنی کتاب کے ساتھ ملایا ہے اور یہ منصب اپنی تمام مخلوق میں سے صرف رسول اللہ ﷺ کو عطاء کیا ہے (الرسالہ صفحہ ۷۸ ملخصا)

اطاعت اور اتباع

جب یہ واضح ہو گیا ہے کہ حکمت کا معنی سنت ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی سنت کی پیروی کو لازم قرار دیا ہے اور اس حکمت کی پیروی کو تین صورتوں اطاعت' اتباع اور اسوہ کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ ﴿یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر﴾ (النساء ۵۹) "اے ایمان والو تم اطاعت کرو اللہ اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں سے اولو الامر ہیں ان کی اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔"

اور فرمایا ﴿واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون﴾ (آل عمران ۱۳۲) "تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"

ان آیات اور ان کے ہم معنی دیگر متعدد آیات سے واضح ہے کہ ایمان داروں پر جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت واجب اور فرض ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی فرض ہے ان آیات میں اللہ اور رسول کی اطاعت کے فرض ہونے میں کوئی تفریق نہیں کی گئی اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بعینہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے ان دونوں قسم کی اطاعت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿من یطع الرسول فقد اطاع اللہ﴾ (النساء ۸۰) "جس شخص نے رسول کی اطاعت کی بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔" لہٰذا جو تقاضے اللہ تعالیٰ کی

اطاعت کے ہیں' اسی قسم کے تقاضوں کو اطاعت رسول بھی اپنے ضمن میں لیتی ہے اور سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ اس اطاعت کے بغیر کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا۔ اللہ کریم فرماتے ہیں ﴿واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین﴾ (الانفال) ''تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو' اگر تم ایمان دار ہو۔''

اور فرمایا ﴿قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول فان تولو فانما علیہ ما حمل وعلیکم ما حملتم وان تطیعوہ تھتدوا﴾ (النور ۵۴) ''کہہ دو تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو' اگر تم اطاعت سے پھر جاؤ تو رسول کے ذمہ ہے' جو اس پر ذمے داری عائد ہوتی ہے اور تمہارے ذمے ہے جو تم پر ذمے داری ڈالی گئی ہے اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔''

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں اللہ کی اطاعت اس کی کتاب (قرآن) کی پیروی اور رسول کی اطاعت سنت کی پیروی ہے اور رسول کی اطاعت اس لئے ہدایت ہے کہ وہ صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتا ہے۔ (ابن کثیر صفحہ ۳۹۷ ج ۳)

اطاعت رسول سے انحراف گمراہی

دوسری جانب رسول اللہ کی اطاعت سے انحراف اور اعراض کو بہت بڑا فتنہ' ایمان کی بربادی اور جہنم میں داخلے کا سبب قرار دیا ہے۔ ﴿قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین﴾ (آل عمران ۳۱) ''کہہ دو تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو' اگر تم پھر جاؤ تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔''

اور فرمایا ﴿فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما﴾ (النساء ۶۵) ''تیرے رب کی قسم ہے یہ لوگ ایماندار نہیں ہو سکتے' حتیٰ کہ تجھ کو اپنے اختلافات اور جھگڑوں میں حاکم تسلیم نہ کر لیں پھر جو آپ فیصلہ کر دیں اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اس فیصلے کو تسلیم کریں۔''

اور فرمایا ﴿فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم﴾ (النور ۶۳) ''وہ لوگ ڈر جائیں جو رسول کے امر کی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں اور ان کو دردناک عذاب پہنچے۔''

اس آیت میں جس فتنے اور عذاب کا ذکر ہے' اس کا تعلق دنیاوی زندگی سے بھی ہو سکتا ہے' جیسا کہ آج کل مسلمان طرح طرح کے فتنوں اور آفات و بلیات سے دوچار ہیں' ان کا اہم سبب کتاب وسنت سے انحراف ہے اور پھر یا اس کا تعلق اخروی زندگی سے ہے۔ اللہ کریم فرماتے ہیں ﴿ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جھنم خالدین فیھا ابدا﴾ (الجن ۲۳) ''جو شخص اللہ اور رسول کی نافرمانی کرتا ہے' بلاشبہ اس کیلئے جہنم کی آگ ہے' وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

اور فرمایا ﴿ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا وذلک الفوز العظیم ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین﴾ (النساء ۱۳۔۱۴) ''جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا' جس کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی حدود سے تجاوز کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔''

ان آیات کریمہ میں اطاعت کی جزا اور اس کا ثمرہ اور معصیت کی سزا اور اس کا انجام واضح تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔

اطاعت رسول کا نام حدیث ہے......

اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کریم نے رسول اللہ ﷺ کی جس اطاعت پر بڑا زور دیا ہے کہ اطاعت کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں تو وہ اطاعت ہے کیا......؟

اس میں تمام مفسرین متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے مراد حدیث رسول کی پیروی ہے۔ امام ابن القیم فرماتے ہیں ''تمام لوگوں کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کسی مختلف فیہ مسئلہ کا پھیرنا وہ اس کی کتاب قرآن کی طرف پھیرنا ہے اور رسول کی طرف پھیرنے کی حیثیتیں ہیں۔

اولاً......تو کسی امر کا رسول اللہ کے سامنے پیش کرنا جب آپ موجود تھے۔

ثانیاً......آپ کی وفات کے بعد کسی امر کا آپ کی طرف لوٹانے سے مراد آپ کی سنت کی طرف لوٹانا ہے۔'' (اعلام الموقعین صفحہ ۳۹ ج ۱)

کچھ عرصہ سے ایسے لوگ پیدا ہوئے ہیں' جو اطاعت کو سنت کا جامہ نہیں پہناتے' وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا مفہوم قرآن ہے' یعنی قرآن کی اطاعت کا نام ہی اطاعت رسول ہے' لیکن یہ توضیح غلط ہے۔ کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت مستقل ہے' اسی طرح رسول اللہ کی اطاعت بھی مستقل ہے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اطاعت رسول کو عطف کے ذریعہ بیان کیا ہے اور یہ تو واضح ہے کہ معطوف الیہ اور معطوف میں مغایرت ہوتی ہے' جس کا معنی ہے کہ اللہ کی اطاعت اور ہے جو قرآن کی صورت میں ہے اور رسول کی اطاعت اور ہے' جو حدیث کی صورت میں ہے۔ لیکن نتیجہ کے لحاظ سے دونوں ایک ہیں کہ رسول کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عملاً کوئی فرق نہیں ہے' کیونکہ معطوف اپنے معطوف الیہ کے حکم میں داخل ہوتا ہے۔

اطاعت اور اتباع

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کے ساتھ اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

ویغفرلکم ذنوبکم﴾ (آل عمران ۳۱) "کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔"

اور فرمایا ﴿فآمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ و کلماتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون﴾ (الاعراف ۸) "تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر جو خود بھی اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے تم اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پا جاؤ۔"

اور فرمایا ﴿وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ﴾ (الانعام ۱۵۳) "بلاشبہ میرا یہ راستہ سیدھا ہے، تم اس کی پیروی کرو۔"

اہل لغات، اطاعت اور اتباع میں فرق کرتے ہیں اگرچہ یہ کبھی کبھار ہم معنی بھی استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن عموماً اطاعت کا لفظ اقوال کی پیروی پر بولا جاتا ہے۔ معجم الوسیط میں ہے ﴿الطاعۃ الانقیاد والموافقۃ وقیل لا تکون الاعن امر﴾ "اطاعت کا معنی انقیاد اور موافقت کا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔" اطاعت امر سے ہوتی ہے اور اتباع کے بارہ میں فرمایا ﴿اتبع الشیء سار وراءہ وتطلبہ ویقال اتبع الامام حذا حذوہ القرآن والحدیث عمل بما فیھما﴾ (معجم الوسیط صفحہ ۸۱، ج ۱) "اس نے کسی چیز کی اتباع کی وہ اس کے پیچھے چلا اور امام کی اتباع کی، وہ اس کے برابر قرآن اور حدیث کی اتباع کی۔"

اس نے عمل کیا جو ان دونوں میں ہے ﴿تبع لشیء سار فی اثرہ او تلاہ تبع المصلی الامام حذا حذوہ واقتدی بہ﴾ (ایضاً) "اس نے فلاں کی اتباع کی وہ اس کے پیچھے چلا نمازی نے امام کی اتباع کی وہ اس کے برابر چلا اور اس کی اقتداء کی۔"

اہل لغات نے جو اطاعت اور اتباع کا معنی کیا ہے، اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ کی اقوال میں اطاعت بھی فرض ہے اور فعل میں اتباع بھی فرض ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کا حکم دیا اور رسول کی اقوال اور افعال پر دور میں پیروی فرض ہے۔ لہٰذا رسول اللہ کی اطاعت اور اتباع کا حکم دیا ہے۔

اسوہ......

اس معنی کی مزید توضیح لفظ اسوہ سے ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ﴾ (الاحزاب ۲۱) "بلاشبہ رسول اللہ میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔"

اہل لغات نے اسوہ کا معنی قدوہ کیا ہے۔ (المعجم الوسیط صفحہ ۱۹ ج ۱) اور یہی معنی مفسرین حضرات نے کیا ہے۔ (زبدۃ التفسیر صفحہ ۴۲۰، المراغی صفحہ ۱۴۶، ج ۷) حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ رسول اللہ کو آپ کے اقوال، افعال اور تمام احوال میں نمونہ پکڑنے کی اصل ہے۔ (ابن کثیر صفحہ ۵۶۷، ج ۳) علامہ سعدی فرماتے ہیں اصولیین نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے افعال بھی حجت ہیں اور اصل یہی ہے کہ آپ کی امت احکام میں آپ کے اسوہ کے تابع ہے۔ ہاں یہ کہ کسی امر کی کسی دوسری شرعی دلیل سے تخصیص ہوتی ہو۔ اسوہ کی دو قسمیں ہیں۔ اسوہ حسنہ اور اسوہ سیۂ۔ اسوہ حسنہ رسول اللہ ﷺ میں ہے جو سالک کو صراط مستقیم پر چلاتا ہے اور اس کے علاوہ جو بھی طریقہ رسول اللہ کے خلاف ہے وہ اسوہ سیۂ ہے۔ (تفسیر سعدی صفحہ ۶۶۱ ملخصاً طبع القاہرہ)

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کریم نے ایمانداروں پر رسول اللہ کی اطاعت اور اتباع فرض کی ہے اور مسلمانوں کیلئے رسول اللہ کی ذات کریمہ کو اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ اسوہ کا لفظ اقوال و افعال پر بولا جاتا ہے، جس سے واضح ہے کہ جیسے رسول اللہ ﷺ کے اقوال حجت ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے افعال اور تقریرات بھی حجت ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو قابل حجت نہ سمجھنے والا مذکورہ آیات کی روشنی میں دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

بقیہ: دعوت وتبلیغ کے آداب

اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم

اے مومنو! یہ لوگ خدا کے سوا جن کو پکارتے ہیں ان کو گالیاں نہ دو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شرک سے آگے بڑھ کر جہالت کی بنا پر خدا کو گالیاں دینے لگیں۔

۱۱۔ داعی الی اللہ بن کر دعوت کا فریضہ انجام دیجئے یعنی صرف اللہ کی طرف دعوت دینے والے بنئے خدا کے بندوں کو خدا کے سوا کسی اور چیز کی طرف ہرگز نہ بلائیے نہ وطن کی طرف بلائیے نہ قوم اور نسل کی طرف نہ کسی زبان کی طرف دعوت دیجئے نہ کسی جماعت اور گروہ کی طرف مومن کا نصب العین صرف خدا کی رضا ہے۔ اسی نصب العین کی طرف دعوت دیجئے اور یہ یقین پیدا کرنے کی کوشش کیجئے کہ بندے کا کام محض یہ ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کی بندگی کرے اپنی انفرادی زندگی میں بھی اور خانگی زندگی میں بھی سماجی زندگی میں بھی اور ملکی معاملات میں بھی غرض پوری زندگی میں اپنے مالک و پروردگار کے کہنے پر چلے اور اس کے قانون کی مخلصانہ پیروی کرے۔ اس کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں جس کو مسلمان اپنا نصب العین قرار دے۔ اور اس کی طرف لوگوں کی دعوت دے مومن جب بھی خدا کی ہدایت سے منہ موڑ کر خدا کی رضا کے سوا کسی اور چیز کو اپنا نصب العین قرار دے گا دونوں جہاں میں ناکام و نامراد رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین

اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف دعوت دی اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں خدا کا فرمانبردار اور مسلم ہوں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔